سرکاری رپورٹ — آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ سہ شنبہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	۱
	وقفہ سوالات	
	(ا) علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور ان کے جوابات۔	۲
۳	**اعلانات۔** رخصت کی درخواستیں۔	۲۵
۴	**مسودہ قانون** (منظور ہوا) بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء مسودہ قانون نمبر ۲۔	۲۸
۵	اجلاس کے خاتمہ کے بارے میں گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	۵۲

جلد ہشتم — شمارہ نہم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز سہ شنبہ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۷ء
بوقت دس بجے صبح زیر صدارت آغا عبدالظاہر ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی
ہال میں کوئٹہ میں منعقد ہوا ۔

تلاوت قرآن پاک

ترجمہ ۔ از قاری سید حماد کاظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ / وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ / اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ / وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا / وَیَنْشُرُ / وَهُوَ الْوَلِیُّ
الْحَمِیْدُ ٥/

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ٥/ سورۃ شوریٰ آیت ۲۷ - ۲۸ (پ ۲۵ ع ۴)

ترجمہ ۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں پر رزق کی فراوانی کر دے / تو وہ زمین میں فساد مچانے لگیں / لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے / انداز سے رزق اُتارتا ہے / بیشک وہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتا ہے، دیکھتا ہے / اور وہ ایسا ہے / جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد / بارش برساتا ہے / اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے / اور وہ سب کا کارساز، قابل حمد ہے / (وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ)

وقفہ سوالات

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :

آج کل تین سوالات ہیں جو میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کے ہیں وہ ایوان میں حاضر نہیں انکا پہلا سوال نمبر ۳۶۱ ہے

نوٹ :۔ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۷ء کو زیر التوا رکھے گئے سوالات)

***۳۶۱ میر عبدالکریم نوشیروانی**

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع خاران میں زراعت کی ترقی اور خاص طور پر سبزیوں کی افزائش کے لیئے کیا اقدامات کیئے گئے ہیں اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

وزیر زراعت ارباب محمد نواز کاسی

ضلع خاران میں کاشتکاری بنیادی طور پر سیلابہ نوعیت کی ہے زیر زمین آبی ذخائر تو موجود ہیں لیکن بجلی اور وسائل رسل و رسائل نہ ہونے کی وجہ سے ان زیر زمین آبی وسائل سے تا حال خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا جہاں جہاں وادیوں میں پانی موجود ہے وہاں زراعت پر مناسب توجہ دی جا رہی ہے ۔

مثلاً سنہ ۱۹۸۱ء میں ضلعی سطح پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت کا دفتر قائم کیا گیا اس وقت سے لیکر اب تک ضلع کے ٹیکنیکل عملہ میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ۔

نمبر شمار	نام آسامی	۸۰-۱۹۷۹ء	۸۷-۱۹۸۶ء
۱۔	ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت	—	
۲۔	زرعی افسر	۲	۳
۳۔	فیلڈ اسسٹنٹ	۶	۱۸
۴۔	بڈر	—	۱
۵۔	بیلدار	۶	۲۸
۶۔	فیٹر	—	۱

اسکے علاوہ نوروز قلات میں ایک تعارفی تحقیقاتی فارم اور نیمہ میں ایک افزائشی باغ و پودگھر سنہ ۸۴-۱۹۸۳ء میں قائم کیے گئے اسی طرح بیج ادویات اور مصنوعی کھاد کی تقسیم کے مراکز بھی قائم کئے گئے ہیں

جہاں تک سبزیوں کے بیج اگانے کے منصوبے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ سبزیوں کے بیجوں کے لئے زیادہ پانی کثیر تعداد میں مزدور اور خاص تکنیکی ماہرین کی ضرورت ہے اس کے علاوہ پیداوار کی کھپت اور ترسیل یا نکاس کا ہونا بھی ضروری ہے اسلئے جب یہ سہولتیں وہاں مہیا ہوجائیں گی تو یقیناً زرعی میدان میں بھی مناسب پیش رفت کی منصوبہ بندی جلد از جلد کی جائے گی۔

* ۳۶۸۔ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

کیا وزیر زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ بلوچستان کے کون کون سے علاقوں میں زرعی ترقیاتی اسکیموں پر بلڈوزر کام کر رہے ہیں نیز بلڈوزروں کی ضلع وار تعداد سے بھی مطلع فرمائیں ۔

وزیر زراعت:-

صوبہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں ترقیاتی اسکیموں پر بلڈوزر کام کر رہے ہیں ان بلڈوزروں کی ضلع وار تعداد درج ذیل ہے۔

ضلع کوئٹہ	۵	ضلع خضدار	۱۶
ضلع پشین	۹	" قلات	۱۲
ضلع ژوب	۸	" خاران	۷
ضلع لورالائی	۱۰	" لسبیلہ	۵
ضلع چاغی	۶	" تربت	۱۴
" سبی	۵	" پنجگور	۱۱
" زیارت	۵	" گوادر	۸
" کچھی	۱۰		
" نصیر آباد	۴	کل تعداد	۱۵۲
" کوہلو	۷		
" ڈیرہ بگٹی	۸		

مسٹر ارجن داس بگٹی:-

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! پہلے دن سے میرے علم میں ہے کہ وہاں پر پانچ بلڈوزر کام کر رہے ہیں جبکہ وزیر موصوف کا جواب ہے کہ وہاں آٹھ بلڈوزر کام کر رہے ہیں اگر آٹھ ہیں تو جناب والا باقی تین کہاں لگائے گئے ہیں (مداخلت)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- ارجن داس صاحب اور وزیر متعلقہ ارباب صاحب! مہربانی فرما کر

آپس میں بات مت کیجئے۔ یہاں دیکھئے۔ ادھر بھی کوئی چیز موجود ہے اسپیکر سے مخاطب ہو کر سوال پوچھیں اور متعلقہ وزیر جواب دیں

وزیر زراعت :-

جناب والا! آٹھ بلڈوزر وہاں کام کر رہے ہیں تاہم اگر ایسی بات ہے تو ہم چیک کر لیں گے ۔

***۳۶۹ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔**

کیا وزیر زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ بلوچستان میں زرعی کالج کا قیام کب تک متوقع ہے اور داخلے کے طریقہ کار سے بھی مطلع فرمائیں ۔

وزیر زراعت :-

زرعی کالج کا قیام عمل میں آچکا ہے اور کالج ہذا سال رواں کے ماہ مارچ سے انشاءاللہ اپنا تدریسی کام شروع کر دیگا ۔

کالج میں داخلے کا طریقہ کار پراسپیکٹس میں مندرج ہے صوبائی کابینہ سے منظور شدہ پراسپیکٹس حسب ذیل ہے ۔

پراسپیکٹس

بلوچستان زرعی کالج کوئٹہ

حکومت بلوچستان محکمہ زراعت جنگلات و امداد باہمی کوئٹہ

پراسپیکٹس

حلف نامہ: تمام طلباء جو زرعی کالج میں داخل ہونگے یہ عہد کریں گے کہ "میں حلفیہ عہد کرتا ہوں کہ زرعی کالج اور بلوچستان یونیورسٹی کے قوانین کی پابندی کرونگا اور اپنے تعلیمی دور میں اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کا مظاہرہ کرونگا تاکہ زرعی کالج اور بلوچستان یونیورسٹی کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو۔"

تعارف: بلوچستان میں پہلے ایسا کوئی ادارہ نہیں جو زرعی ڈگری عطا کرتا ہو۔ تمام زرعی تعلیم، زرعی یونیورسٹی ٹنڈوجام، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، زرعی یونیورسٹی پشاور اور بارانی کالج راولپنڈی سے حاصل کرتے تھے ان زرعی یونیورسٹیوں میں تعلیم کے اخراجات زیادہ تھے اور زرعی تعلیم بلوچستان کی جغرافیائی و موسمی حالات سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ زرعی یونیورسٹی ٹنڈوجام، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، زرعی یونیورسٹی پشاور میں تمام زرعی تعلیم نہروں کی آبپاشی کے طریقے پر ہے اور بارانی کالج میں طریقہ زرعی تعلیم بارش کے پانی پر مشتمل ہے جبکہ بلوچستان

یں طریقہ، آبپاشی نہریں، کاریز، چشمے، ٹیوب ویل، سیلابہ بندات اور بارش ہے۔ اسلئے میدانی علاقوں میں نہری آبپاشی کا طریقہ پہاڑی علاقوں کے کاریز، چشمے، ٹیوب ویل، سیلابہ بندات سے بالکل مختلف ہے اور موجودہ دور میں سائنسی ترقی انتہائی مفید ہونے کی وجہ سے جدید طریقوں کا تقاضا کرتی ہے زرعی کالج بلوچستان محکمہ زراعت حکومت بلوچستان کے تحت ہوگا تعلیمی معیار اور امتحانات کے سلسلے میں بلوچستان یونیورسٹی کے ساتھ مل کر کام کریگا۔

باب اوّل

تعداد نشست

بلوچستان زرعی کالج میں نشستوں کی کل تعداد برائے سال ۱۹۸۸ء ۲۵ ہوگی جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	نشستوں کی تعداد
۱	کوئٹہ	۴
۲	پشین	۳
۳	لورالائی	۳
۴	ژوب	۳
۵	چاغی	۲
۶	سبی	۲
۷	نصیر آباد	۳
۸	کچھی	۳

نمبر شمار	ضلع	نشستوں کی تعداد
۹	کوہلو	۱
۱۰	ڈیرہ بگٹی	۱
۱۱	قلات	۳
۱۲	خضدار	۳
۱۳	لسبیلہ	۲
۱۴	خاران	۱
۱۵	تربت	۲
۱۶	پنجگور	۱
۱۷	گوادر	۱
۱۸	زیارت	۱
۱۹	محکمہ زراعت کے ملازمین کی اولاد	۳
۲۰	اے جی۔ٹی۔آئی کے ڈپلومہ یافتہ	۳
۲۱	قابلیت کی بنیاد	۳
	دفاعی سروسز	۱
	ٹوٹل	۵۰

۲۔ محکمہ ھذا کا کوئی ملازم جس نے دو دفعہ محکمہ کے ملازمین کے لئے مخصوص نشستوں کا کوٹہ حاصل کیا ہو۔

اُسے تیسری دفعہ اس سہولت کی اجازت نہ ہوگی ۔

۳۔ مندرجہ بالا اضلاع کیلئے مخصوص نشستوں پر مقابلہ انہی اضلاع کے رہنے والوں کے درمیان ہوگا۔ کسی بھی ضلع سے امیدوار کے نہ ہونے کی صورت میں (علی القیاس) دوسرے اضلاع کے امیدواروں سے ایسی نشستیں پُر کی جائیں گی

۴۔ اگر کسی امیدوار نے اسی سال/ٹرم کے لئے منتخب ہونے کے بعد کالج میں داخلہ نہ لیا تو اسے بعدازاں سال/ٹرم میں داخلہ نہ دیا جائے گا۔ اور اسے آئندہ سال تمام مراحل سے دوبارہ گذرنے کے بعد منتخب ہونے کی صورت میں داخلہ دیا جائے گا ۔

۵۔ درخواست کی طلبی یا ہدایات اور انٹرویو وغیرہ کے نتائج کی ترسیل کے لئے فرداً فرداً اطلاع یا خط وغیرہ نہیں جاری کیا جائے گا بلکہ مقامی روزناموں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے اطلاع دنیا کافی سمجھا جائے گا ۔

۶۔ کالج ہذا کے دفتر میں موصول شدہ درخواستیں اور منسلکات واپس نہیں کیے جائیں گے اگر کسی امیدوار نے غلطی سے اصل دستاویزات، اسناد وغیرہ درخواست کے ہمراہ جمع کرا دیئے ہوں تو وہ داخلہ ختم ہونے کے بعد انہیں واپس کر دیئے جائیں گے بشرطیکہ ان دستاویزات اسناد وغیرہ کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں جمع کروا دی جائیں ۔

۷۔ اگر کسی بھی مرحلہ پر یہ ثابت ہو گیا کہ طالب علم نے غلط بیانی یا جعلی اسناد یا کسی ایسے عمل کے ذریعے جو کہ داخلہ کے قواعد وضوابط کے خلاف ہو تو پرنسپل کو اختیار ہوگا کہ اسکے داخلہ کو منسوخ کر دے اور اس کے لئے طالب علم کو انضباطی کارروائی سے پیشتر صفائی پیش کرنے کا موقع دیا جائیگا اور نشست منسوخ ہونے کی صورت میں تمام ادا شدہ فیس اور جمع شدہ رقم ضبط کرلی جائے گی اور امیدوار پر عدالت میں مقدمہ چلاکر قانون کے مطابق سزا دی جائے گی ۔

۸۔ اگر سال اوّل کی کلاس میں کسی ضلع کی کوئی نشست سال کے کسی بھی حصہ میں خالی ہوگی تو اس نشست کو اسی ضلع کے ویٹنگ لسٹ (waiting List) کے امیدواروں میں سے قابلیت کی بنیاد پر بھرا جائے گا

نوٹ:۔ مندرجہ بالا مخصوص نشستیں اور مختلف درجوں کی مختص کردہ نشستوں کی تعداد میں حکومت بلوچستان کی منظوری کے مطابق کسی وقت بھی ردّ و بدل کیا جا سکتا ہے ۔

باب دوئم

امیدواروں کی اہلیت:۔

۹۔ زرعی کالج بلوچستان میں صوبہ بلوچستان کے حقیقی لوکل/ ڈومیسائل باشندے داخلے کے اہل ہونگے

۱۰۔ کالج میں داخلہ کیلئے امیدواروں کو ضلع کے بااختیار ادارہ کا جاری کردہ لوکل سرٹیفکیٹ/ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ انتخابی کمیٹی کے سامنے پیش کرنا ہوگا ۔

۱۱۔ بلوچستان زرعی کالج میں داخلہ کے لیے کم از کم تعلیمی استعداد انٹرمیڈیٹ سائنس پری میڈیکل/ پری انجینئرنگ یا اس کے مساوی بورڈ یا یونیورسٹی سے امتحان پاس کیا ہونا ضروری ہے

۱۲۔ زرعی تربیتی ادارہ سے فارغ التحصیل ہونے والے ڈپلومہ ہولڈر جس نے کسی بورڈ یا یونیورسٹی سے میٹرک سائنس کا امتحان پاس کیا ہوگا وہ ڈپلومہ یافتہ امیدواروں کیلئے مختص کردہ سیٹوں پر اہلیت کی بنیاد پر داخلہ کیلئے درخواست دے سکتا ہے تاہم اس سے پہلے اسکو کالج/ محکمہ کی طرف سے ایک تحریری امتحان داخلے سے قبل پاس کرنا ہوگا ۔

۱۳۔ کوئی ایسا امیدوار جس کے پاس ایک سے زیادہ لوکل/ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ مختلف اضلاع کا جاری کردہ پایا گیا اسکو کسی بھی ضلع کی نشست پر داخلہ کا اہل نہیں سمجھا جائے گا ۔

۱۴۔ کوئی منتخب امیدوار اگر انتخاب کے حتمی اعلان کے تیس ۳۰ دن کے اندر رپورٹ کرنے میں ناکام رہا تو اس کا داخلہ منسوخ کر دیا جائے گا ۔

۱۵۔ کسی بھی امیدوار کو کالج میں مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد داخلہ نہیں دیا جائے گا جس کا تعین اور اعلان پرنسپل کالج محکمہ زراعت کے ڈائریکٹر جنرل کے مشورے سے کریگا ۔

۱۶۔ امیدوار کی عمر داخلے کے وقت اسی سال یکم جون کو ۲۵ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے یا جب تک سیکریٹری محکمہ زراعت نے کسی مناسب وجہ کی بنیاد پر اس میں نرمی نہ کی ہو۔ محکمہ زراعت کے ملازمین کیلئے داخلہ کی عمر کی زیادہ سے زیادہ حد تیس سال ہوگا جو کہ کسی صورت میں نرم نہیں کی جائیگی

۱۷۔ امیدوار کو داخلے سے قبل منظور شدہ میڈیکل آفیسر سے جسمانی صحت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا لازمی ہوگا۔

داخلے کا طریقۂ کار:

۱۸۔ بلوچستان زرعی کالج میں داخلے کے لیئے ہر طرح سے مکمل درخواست مقررہ فارموں پر اس مقصد کے لیے اعلان شدہ تاریخ پر یا اس سے پہلے صدر دفتر پہنچ جانی چاہیئں۔

۱۹۔ تمام درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات کی مصدقہ نقول یا فوٹو اسٹیٹ منسلک ہونی چاہیئں فوٹو اسٹیٹ نقول بھی گریڈ ۱۷ یا اس سے بالا کسی آفیسر سے تصدیق شدہ ہونی لازمی ہیں مقررہ درخواست فارم کے تمام جدول درست طریقے سے بھرے جائیں نامکمل درخواست فارم مسترد کردیئے جائیں گے۔

ا۔ سند ثانوی تعلیم

ب۔ سند اعلیٰ ثانوی تعلیم (پری میڈیکل / پری انجنیئرنگ)

ج۔ اسناد تفصیلی مارکس

د۔ مقامی یا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ

ر۔ نیشنل کیڈٹ کور میں دوسالہ تربیت کا سرٹیفکیٹ

س۔ قومی شناختی کارڈ (اگر درخواست دہندہ کی عمر کم ہو تو والد کے قومی شناختی کارڈ کا فوٹو سٹیٹ)

ص۔ تازہ ترین پاسپورٹ سائز کی چار عدد تصاویر)

ض۔ تعریفی یا تہذیبی سرٹیفکیٹ

۲۰۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں مشتہرہ تاریخ کے بعد وصول ہونیوالی درخواستوں پر غور قطعاً نہیں کیا جائے گا تاخیر کی خواہ کوئی بھی وجہ کیوں نہ ہو۔

۲۱۔ امیدواروں کا انتخاب حکومت کی متعینہ انتخابی مجلس سختی سے ترجیح کی بنیاد پر پراسپیکٹس میں درج کی ہوئی شرائط کے مطابق کرے گی۔

۲۲۔ بلوچستان زرعی کالج میں امیدواروں کے داخلے کے میعار مندرجہ ذیل ہوگا۔

۱۔ ایف ایس سی (پری میڈیکل/پری انجنیئرنگ) فرسٹ ڈویژن۔

۲۔ بی ایس سی بمعہ ایف ایس سی (پری میڈیکل/پری انجنیئرنگ) فرسٹ ڈویژن۔

۳۔ ایف ایس سی پری میڈیکل/پری انجنیئرنگ) سیکنڈ ڈویژن۔

۴۔ بی ایس سی (بمعہ ایف ایس سی پری میڈیکل/پری انجنیئرنگ) سیکنڈ ڈویژن۔

۵۔ ایف ایس سی (پری میڈیکل/پری انجنیئرنگ) تھرڈ ڈویژن۔

۶۔ بی ایس سی (بمعہ ایف ایس سی پری میڈیکل/پری انجنیئرنگ) تھرڈ ڈویژن۔

۷۔ ایگریکلچر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سے دو سالہ ڈپلومہ بمعہ سائنس کے ساتھ میٹرک۔

۲۳۔ مندرجہ ذیل مارکس امیدوار کے مجموعی مارکس میں جمع یا وضع کیئے جائیں گے۔

ا۔ پانچ نمبر فی سال وضع ہونگے اگر امیدوار نے ایف ایس سی پری میڈیکل/پری انجنیئرنگ کا امتحان پاس کرنے کے لیئے دو سال سے زیادہ عرصہ صرف کیا ہو تو پانچ نمبر فی سال وضع کیئے جائیں گے۔

ب۔ اگر امیدوار متعلقہ ہیڈ کوارٹر کا جاری کردہ دو سالہ نیشنل کیڈٹ کور کی تربیت کا سرٹیفکیٹ پیش کرے تو مجموعی مارکس میں بیس نمبر جمع کیئے جائیں گے۔

ج۔ غیر نصابی سرگرمیوں کے لئے پانچ نمبر جمع کیئے جائیں گے۔

۲۴۔ اگر دو امیدواروں کے مارکس مندرجہ بالا طریقہ کار کے مطابق ترتیب دینے کے بعد برابر ہوئے تو میٹرکولیشن میں زیادہ مارکس حاصل کرنے والے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی اگر یہ نمبر بھی برابر ہوئے تو جس امیدوار کی عمر زیادہ ہو اُسے ترجیح دی جائے گی۔

باب چہارم

انٹرویو اور انتخاب : داخلے کے تمام امیدواروں کو انتخاب ضلعی نشستوں پر عمومی قابلیت کی نشستوں پر محکمہ زراعت کے ملازمین کی اولاد کی مقررہ نشستوں پر اور افواج پاکستان کیلئے مختص نشستوں پر ایک مجلس انتخاب کے ذریعے روبہ عمل لایا جائے گا جس کے ارکان مندرجہ ذیل ہونگے۔

۱۔	چیئرمین بلوچستان پبلک سروس کمیشن	میر مجلس
۲۔	سیکریٹری محکمہ زراعت	رکن
۳۔	سیکریٹری محکمہ قانون	رکن
۴۔	ڈائریکٹر جنرل محکمہ زراعت	رکن
۵۔	ڈائریکٹر ایگریکلچر انجینئرنگ	رکن
۶۔	نمائندہ بلوچستان یونیورسٹی	رکن
۷۔	پرنسپل ایگریکلچر کالج	رکن / معتمد

۲۵۔ انٹرویو کے دوران امیدوار کو بذات خود موجود ہونا لازم ہوگا۔

۲۶۔ مجلس انتخاب کا کورم کم از کم چار ارکان پر مشتمل ہوگا۔ مجلس کی صدارت میر مجلس فرمائیں گے۔ ان کی غیر حاضری میں کوئی تجربہ کار رکن میر مجلس سمجھا جائے گا۔

۲۷۔ بلوچستان زرعی کالج میں کوئی بھی داخلہ عارضی نہیں ہوگا

۲۸۔ حکومت بلوچستان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ حسب ضرورت داخلے کی حکمت عملی پراسپیکٹس اور داخلہ کے فارم میں تبدیلی یا کمی بیشی جب چاہیے کرسکے۔

باب پنجم

فیس اور چندہ

۲۹ر طالب علم کو کالج میں داخلے کے وقت مندرجہ ذیل شرح سے فیس ادا کرنی ہوگی یہ شرح بہ وقتِ ضرورت تبدیل کی جا سکتی ہے ضمانت کے علاوہ باقی فیس ہر نئے سمسٹر پر داخلے کے لئے پیش کرنی ہوگی۔

۱۔	تدریسی فیس	مبلغ	۵۰۰/-	روپے
۲ر	زرِ ضمانت (قابلِ واپسی)	مبلغ	۵۰/=	ر
۳ر	لائبریری یا مطالعہ گاہ کی فیس	مبلغ	۲۰/=	ر
۴ر	کھیلوں کی فیس	مبلغ	۵۰/=	ر
۵۔	چندہ برائے بہبود طلباء	مبلغ	۲۰/=	ر

۳۰ر فیس کی بروقت ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں طالب علم کا نام کالج کے حاضری رجسٹر سے خارج کر دیا جائے گا۔ دوبارہ داخلہ اضافی داخلے کی فیس مبلغ ۵۰/= روپے علاوہ کالج کی عام فیس کے ادا کرتے ہوں گے۔

۳۱ر ماسوائے زرِ ضمانت اداشدہ فیس ناقابلِ واپسی ہے اور زرِ ضمانت کا مطالبہ کالج چھوڑنے کے بعد ایک سال کے اندر نہ کیا گیا تو یہ رقم بہبود کے فنڈ میں جمع کرادی جائیگی۔

باب ششم

میقات درس گاہ اور امتحانات

۲۲ر ایام تعلیم / میقات کے دورانیے اور تعطیلات حسب ذیل ہوں گے ۔

میقات اوّل	یکم مارچ تا ۳۰ر جون
رخصت برائے تیاری امتحان وغیرہ	یکم جولائی تا ۱۵ر جولائی
تعطیلات گرما	۱۶ر جولائی تا ۳۱ر جولائی
میقات دوئم	یکم اگست تا ۳۰ نومبر
رخصت برائے تیاری اور امتحان	یکم دسمبر تا ۱۵ دسمبر
تعطیلات سرما	۱۶ر دسمبر تا آخر فروری سال آئندہ

۲۳ر امتحان ہر جماعت کے ہر طالب علم کیلئے لازمی ہوں گے جو طالب علم چالیس فیصد نمبر حاصل نہ کر سکے اسے یونیورسٹی کی جانب سے منعقد ہونے والے حتمی امتحان میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہوگی

۲۴ر متعلقہ میقات کے حتمی امتحان میں ناکام طلباء کو آئندہ میقات میں شامل ہونے سے روک دیا جائے گا اور ان کے وظیفے کی ادائیگی بھی معطل کر دی جائے گی ۔

۲۵ر میقات کے دوران کسی مضمون کے شرکاء اگر ناکام رہے تو انہیں اس مضمون کو آئندہ کسی میقات میں دہرانا پڑے گا ۔

۲۶ر جب تک طالب علم تمام مضامین میں کامیاب نہیں ہو جاتا یا مطلوبہ تعلیمی گھنٹے (کریڈٹ آور) پورے نہیں کرے گا اسے ڈگری نہیں دی جائے گی ۔

یونیورسٹی کے امتحان میں شرکت سے پہلے ہر طالب علم کو کالج کے خزانچی کو اس امر کا تصدیق

نامہ پیش کرنا ہوگا کہ اس کے ذمے کوئی شے یا رقم واجب الادا نہیں ہے۔

۳۷۔ صرف اُن طلباء کو یونیورسٹی کے منعقدہ امتحانات میں شرکت کی اجازت دی جائے گی جو اپنا تعلیمی دورانیہ متعلقہ شعبہ کی کامل تکمیل کے مطابق مکمل کر چکے ہوں اور متعلقہ مضمون کے نظریاتی خطبات و اکتسابی امشاق میں اس کی حاضری ۷۵ فیصد سے زیادہ ہی ہو۔

۳۸۔ پرنسپل اپنی دانست کے مطابق کسی بھی ایسے طالب علم کو یونیورسٹی کے منعقدہ امتحان میں شرکت سے روک سکتا ہے جس کا کام، طرزِ عمل یا چال چلن غیر تسلی بخش رہا ہو۔

۳۹۔ نامناسب وسائل کے حامل طالب علم کو کمرۂ امتحان سے خارج کر دیا جائے گا اور اس کے خلاف تادیبی کارروائی روبہ عمل لائی جائے گی۔

۴۰۔ نصاب اور امتحانی طریقہ کار برائے بی ایس سی سندھ یونیورسٹی کے تازہ ترین قواعد و قوانین کے مطابق ہوگا۔

بابِ ہفتم

رخصت

۴۱۔ کوئی طالب علم پرنسپل کی اجازت کے بغیر اپنے مستقر سے رخصت نہیں ہو سکے گا۔

۴۲۔ مسلسل دو ہفتے بغیر رخصت کے غیر حاضر رہنے والے طالب علم کا نام کالج کی حاضری سے خارج کر دیا جائے گا۔ دوبارہ داخلہ پرنسپل کی صوابدید پر منحصر ہوگا۔

۴۳۔ تمام طالب علم دورانِ رخصت اپنا پتہ پرنسپل کو فراہم کریں گے۔

۴۴۔ غیر حاضری کی تائید میں طبی تصدیق نامہ جلد از جلد مہیا کرنا ہوگا۔ کسی بھی حال میں یہ مدت

غیر حاضری کے بعد چھ یوم سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

۴۵۔ طبیّ تصدیق نامہ میں تشریحاً بیماری کی نوعیت اور تاریخوں کے ساتھ رخصت کی میعاد، وجہ عدالت کی سفارش موجود ہونا چاہیئے۔

۴۶۔ میقات / تعلیمی دورانیہ طالب علم کے ۳۰ یوم سے زیادہ پرنسپل اور منتظم شعبہ کی جائز اجازت کے بغیر غیر حاضر رہنے پر نامکمل تسلیم کیا جائیگا۔ طالب علم کو ایسا میقات دہرانا پڑے گا۔

بابِ ہشتم

کتابیں اور مطالعہ گاہ۔

۴۷۔ طلباء کو موجودہ مطالعہ گاہ سے مستفید ہونے کی سہولت حاصل ہوگی اور وہ مطالعہ گاہ کے معینہ قوانین کی پابندی کریں گے۔

۴۸۔ طلباء جاری شدہ کتابوں کو دورانِ مطالعہ بہتر حالت میں رکھیں گے۔ بصورت گمشدگی یا ضرر رسانی ان کو تبدیل کر دیں گے یا ان کی قیمت ادا کریں گے۔

۴۹۔ مطالعہ گاہ اساتذہ اور طلباء کے استفادہ کیلئے مقررہ اوقات کے دوران تمام کام کے ایام میں کھلی رہے گی۔

۵۰۔ طلباء کو کتابیں مطالعہ گاہ سے باہر لے جانے کی اجازت نہ ہوگی سوائے اس کے کہ انہیں ان کے نام پر جاری کیا گیا ہو۔

۵۱۔ کتابوں کا طلباء کے لئے اجراء صرف دو ہفتوں کے لئے ہوگا۔

۵۲۔ پڑتال وغیرہ کیلئے مہتمم کتب خانہ کی طلب پر کتابیں فوری طور پر واپس کرنا ہونگی۔

۵۳۔ سلیقہ اور خاموشی کی پابندی مطالعہ گاہ میں لازمی ہوگی۔
۵۴۔ مطالعہ گاہ میں تمباکو نوشی کی سختی سے ممانعت ہے۔

بابِ نہم

نقل مکانی۔

۵۴۔ کسی دیگر زرعی کالج یا یونیورسٹی سے نقل مکانی کی اجازت ہوگی بشرطیکہ کالج ہذا میں اس مقصد کیلئے نشستیں اور معقول وجوہ موجود ہوں تاہم اس سلسلہ میں پرنسپل کا فیصلہ حتمی متصور ہوگا۔

باب دہم

اقامت گاہ۔

۵۵۔ ضلع کوئٹہ کے علاوہ دیگر اضلاع کے طلباء کو اقامت گاہ کی سہولت فراہم کیجائیگی تاہم اقامت گاہ میں جگہ نہ ہونے پر کالج نئے طلباء کو اقامت گاہ کی سہولت فراہم کرنے کا پابند نہ ہوگا
۵۶۔ اقامتی سہولت کیلئے درج ذیل اجرت طلباء کو ہر میقات کیلئے ادا کی جانے والی فیس کے ساتھ ادا کرینگے

اجرت اقامت گاہ	مبلغ -/۲۰ روپے
اجرت ایوانِ تفریح	مبلغ -/۲۵ روپے

۵۷۔ تعطیلات سرما کے دوران کسی طالب علم کو اقامت گاہ میں رہائش کی اجازت نہیں ہوگی

۵۸۔ منتظم اقامت گاہ کی اجازت کے بغیر کسی طالب علم کو رہائشی کمرہ تبدیل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

۵۹۔ اگر پرنسپل کو کسی طالب علم کے بارے میں یقین ہو جائے کہ وہ اقامت گاہ میں رہنے کے قابل نہیں ہے تو وہ اسے اقامت گاہ میں داخلے کی اجازت دینے سے انکار کرسکتا ہے یا اسے وہاں سے خارج کر سکتا ہے۔

۶۰۔ اگر کوئی طالب علم اقامت گاہ چھوڑنے پر اپنا حساب بے باق نہیں کرتا تو پرنسپل منتظم اقامت گاہ کے مشورہ سے واجب الادا رقوم اس کے زر ضمانت یا مشاہرہ سے وضع کریگا۔

۶۱۔ اقامت گاہ میں روشنی کے قمقمے کے علاوہ بجلی کے تمام آلات اور مشینوں کا استعمال سختی سے ممنوع ہے اگر کوئی طالب علم قصور وار پایا جائے تو اسکے مستعملہ آلہ یا آلات ضبط کر لیئے جائینگے اور پرنسپل اسکے خلاف ضروری کارروائی کر سکے گا۔

۶۲۔ رہائشی مکین اپنے کمرے کی صفائی اور درستگی کے ذمہ دار ہوں گے۔

۶۳۔ فرنیچر ایک کمرے سے دوسرے کمرے یا اقامت گاہ سے باہر لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

۶۴۔ اقامت گاہ سے مراجعت کی درخواست مہتمم کو پیش کرنا ہوگی۔

۶۵۔ مقیم اقامت گاہ اگر اقامت گاہ کے اصولوں کی مسلسل خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو اسے مہتمم کی سفارش پر پرنسپل اقامت گاہ سے خارج کر سکتا ہے۔ یا مناسب تادیبی کارروائی کر سکتا ہے۔

۶۶۔ اقامت گاہ میں سکونت پذیر طلباء کے مال واسباب کی چوری یا نقصان کا کالج ذمہ دار نہ ہوگا۔

۶۷۔ نشہ آور اشیاء اور شراب کا اقامت گاہ میں استعمال سختی سے ممنوع

ہے۔ ایسے طلباء جو قصور وار پائے گئے تو انہیں پرنسپل اقامت گاہ سے خارج کر سکتا ہے۔ یا ان کے خلاف کوئی بھی مناسب کارروائی کر سکتا ہے۔

۶۸۔ رہائشی کمروں میں کھانا پکانے کی اجازت نہ ہوگی۔ مہتمم اقامت گاہ کی سفارش پر پرنسپل قصور واروں کے خلاف سخت کاروائی کر سکتا ہے۔

۶۹۔ کسی بھی مہمان کو اقامت گاہ میں قیام کی اجازت نہ ہوگی۔ خاتون مہمان کو اقامت گاہ میں دن کے وقت بھی داخلے کی تمام حقوق محفوظ و مختص ہیں۔

۷۰۔ اقامت گاہ کی حدود میں داخلے کے تمام حقوق محفوظ و مختص ہیں۔

۷۱۔ کسی کمرے میں مقیم نئے نامزد گان کو حصہ دار بنانے سے گریز نہیں کریں گے غفلت برتنے والوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

۷۲۔ اقامت گاہ کے سلسلے میں تمام مطالبات مہتمم کی معرفت کیے جائیں۔ بلاواسطہ درخواستوں پر پرنسپل صاحب غور نہیں کریں گے۔

۷۳۔ سیاسی نوعیت کی سرگرمیوں اور مجالس کے انعقاد کی اقامت گاہ کے علاقے میں قطعی اجازت نہ ہوگی۔

باب یازدھم

طعام خانہ

۷۴۔ ہوسٹل کا طعام خانہ صرف کالج ہذا کے حقیقی طلباء کے لئے ہے اس میں تمام ضروری ساز و سامان فراہم کیا گیا ہے۔

۷۵۔ طعام صرف کھانے کے کمرے میں پیش کیا جائے گا۔ رہائشی کمروں میں کھانا لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

۷۶۔ تعطیلات پر جانے سے پہلے تمام ارکان طعام خانہ کے واجبات لازماً ادا کر دیں گے۔

۷۔ طعام گاہ کے قوانین اور اصولوں کو نظر انداز کرنے یا مناسب طرز عمل کی بناء پر مہتمم صاحب رکنیت منسوخ کر سکتے ہیں۔

بابِ دوازدھم

طلباء کا مجمل حلف نامہ

۸۔ ہر طالب علم درج ذیل حلف نامہ پر کالج کے داخلے کے موقع پر دستخط کرے گا۔

حلف نامہ

منکہ مسمّی . . . . ولد . . . .
بلوچستان زرعی کالج میں داخلے کے لئے اپنے والدین یا سرپرست کی اجازت سے درخواست گزار ہوں اور باضابطہ اعلان کرتا ہوں کہ میری مہیا کردہ تفاصیل جو کہ داخلہ فارم پر فراہم کی گئی ہے قطعاً درست ہے

۲۔ میں اس بات کا ذمہ اٹھاتا ہوں کہ میرے کالج کے قیام کے دوران میرا چال چلن پروقار رہے گا اور میں کسی ایسی کارروائی میں حصہ نہ لوں گا جو کالج کے حکام کی رائے میں کالج کے مفاد یا نظم و ضبط کے خلاف ہو۔

۳۔ میں مزید ذمہ لیتا ہوں کہ کالج کے حکام کے وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات، ضابطے اور قوانین متعلقہ تحصیل علم و چال چلن پر کاربند رہوں گا۔

۷۸۔ اگر میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پایا جاؤں یا میری مہیا کردہ معلومات تحصیل علم کی کسی بھی منزل پر غلط پائی جائیں تو مجھے کوئی وجہ بتلائے بغیر میرا داخلہ منسوخ کر دیا جائے۔

بتصدیق دستخط

والدین یا سرپرست　　　　　دستخط درخواست دہندہ

مورخہ

باب سیزدھم

غیر معین

۷۹۔ طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نظم و ضبط کی کالج میں ہمیشہ پابندی کریں گے۔

۸۰۔ طلباء کو کسی بھی حاکم بالا کو خط لکھنے سے حکماً منع کیا جاتا ہے کوئی بھی ایسی چھٹی پرنسپل کو پیش کی جانی چاہیئے جسے وہ اگر مناسب سمجھیں گے تو حاکم مجاز کو بھجوا دیں گے۔

۸۱۔ کسی بھی طالب علم کو مختص دورانیہ میں پرنسپل صاحب سے روبرو ملاقات کرنے کا حق حاصل ہے

۸۲۔ اگر کوئی طالب علم پرنسپل کو چھٹی لکھنا چاہیے تو وہ ایسا اپنے طور پر کر سکتا ہے مشترکہ درخواستیں ممنوع ہیں ان پر غور نہیں کیا جائیگا۔

۸۳۔ کمرہ جماعت، تجربہ گاہ اور مطالعہ گاہ میں تمباکو نوشی سختی سے ممنوع ہے قصور واروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

۸۴۔ مطالعہ کے دورانیہ میں کالج کی حدود میں ہر قسم کے کھیل کھیلنا منع ہے

۸۵۔ داخلے کے بعد ہر طالب علم کو کسی بھی قسم کی ملازمت یا دوسرے کالجوں، اداروں میں داخلہ حاصل کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۸۶۔ کالج کی حدود میں سیاسی کارروائیاں ممنوع ہیں سیاسی سرگرمیوں میں حصّہ لینے والے یا متعصبانہ خیالات پھیلانے والے طلباء کے خلاف ضابطے کی سخت کارروائی جو پرنسپل صاحب مناسب سمجھے کی جاسکے گی ۔

۸۷۔ صرف بلند پایہ علماء اور ماہرین جلسہ سے خطاب کر سکتے ہیں اسکے لیئے بھی پرنسپل کی پیشگی اجازت ہوگی ۔

۸۸۔ کالج یا ہوسٹل کی حدود میں سرزد جرم کی صورت میں پرنسپل فیصلہ کریگا کہ معافی (تحریری یا زبانی) جرمانہ، کالج سے اخراج یا کوئی دوسری سزا دی جائے ۔

۸۹۔ پرنسپل کا فیصلہ تمام معاملات میں حتمی ہوگا ۔

۹۰۔ ہر قسم کے نشہ آور چیزوں کی لت اور استعمال ممنوع ہے قصورواروں کے خلاف تادیبی کارروائی حسب منشا پرنسپل کریگی ۔

۹۱۔ مجالس کا انعقاد، اشتہار چسپاں کرنا سیاسی نعرہ بازی کالج کی حدود میں ممنوع ہے ۔

ضابطۂ اخلاق ۔

۹۲۔ اعلیٰ معیار کا خود نافذ کردہ نظم وضبط ہر طالب علم سے متوقع ہے اس کالج کے طلباء نے خود کو انسانی ماحول کی بہبود کے لیئے وقف کیا ہوتا ہے اس لیئے انہیں اپنے کمرہ جماعت کو صاف رکھنا چاہیئے، سبزہ کی حفاظت کرنا چاہیئے اور گھاس کے تختوں پر سے گزرنے سے باز رہنا چاہیئے

۹۳۔ کالج اور ہوسٹل کی حدود میں طلباء کو اسلحہ و گولہ بارود رکھنے کی اجازت نہ ہوگی ۔

۹۴۔ کالج کی علمی مجلس تمام منتظمین شعبہ جات پر مشتمل ہوگی اور پرنسپل اسکا میر مجلس ہوگا اس کا اجلاس حسب ضرورت علمی، انتظامی اور ضابطگی معاملات پر بحث کرنے کے لیئے منعقد ہوگا ۔

۹۵۔ تکمیل تحقیل علم پر عارضی یا دوسری نوعیت کی اسناد کا اجراء خزانچی، مہتمم اور منتظم مطالعہ گاہ سے واجبات کی بریت کا تصدیق نامہ پیش کرنے کے بعد ہوگا ۔

مسٹر بشیر مسیح۔

(ضمنی سوال) جناب والا! آپ ملاحظہ فرمائیں اسکی تعداد کس طرح بنائی گئی ہے۔ مختلف محکموں کے ملازمین کے بچوں اے۔ جی۔ آئی وفاقی محکموں اور محکمہ دفاع کے لئے سیٹیں رکھی گئی ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد کوٹہ بھی نہیں ہے اگر ہو سکے تو براہ مہربانی انکے لئے دو سیٹیں رکھی جائیں۔

وزیر زراعت۔

معزز رکن کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس پہ غور کیا جائے گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

ایک وقت میں ایک رکن بات کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب اسپیکر! میں مسٹر بشیر مسیح صاحب کی بات کی تائید کرنے والا تھا مگر جناب نے راستے میں روک دیا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

ٹھیک ہے۔ تاہم تقریر کی گنجائش نہیں ہے۔

رخصت کی درخواستیں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات پڑھ کر سنائیں گے ۔

مسٹر اختر حسین خان ۔
سیکرٹری اسمبلی

میر احمد خان زہری صاحب اپنی درخواست میں لکھتے ہیں کہ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا آج مورخہ سترہ مارچ ۱۹۸۷ء کیلئے انکو رخصت دیکجائے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

میر محمد علی رند صاحب نے اطلاع بھیجی ہے کہ وہ بیمار ہیں لہٰذا انکے حق میں ایک دن یعنی سترہ مارچ کی رخصت منظور کیجائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی ۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔

میر عبدالغفور بلوچ صاحب نے اپنی درخواست میں تحریر کیا ہے کہ وہ ضروری کام سے کراچی جا رہے ہیں اسلئے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انکے حق میں آج کی رخصت منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔

میر ناصر علی بلوچ صاحب نے لکھا ہے کہ وہ ضروری کام سے کراچی جا رہے ہیں لہذا انہیں ایک دن کی رخصت دیجائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔

سردار عصمت اللہ خان موسیٰخیل فرماتے ہیں کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت سے قاصر ہیں لہذا انہیں آج یعنی سترہ مارچ ۱۹۸۷ کی رخصت دیجائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیا جائے ۔ (رخصت منظور کی گئی ۔

سیکرٹری اسمبلی۔

نواب تیمور شاہ جوگیزئی نے لکھا ہے کہ وہ ضروری کام کے پیش نظر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے لہذا انہیں مورخہ ۱۷، مارچ ۷۸۶ کی رخصت دیجائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

مسٹر عبدالمجید بزنجو صاحب فرماتے ہیں کہ میں کوئٹہ سے باہر جارہا ہوں لہذا آج یعنی سترہ مارچ ۸۷ کی رخصت چاہتا ہو

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

میر ہمایوں خان مری صاحب نے اطلاع بھجوائی ہے کہ وہ نیشنل فنانس کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لئے اسلام آباد جارہے ہیں اسلئے مورخہ سولہ اور سترہ مارچ کی رخصت عنایت کی جائے۔

سیکرٹری اسمبلی ۔

سردار یعقوب خان ناصر صاحب فرماتے ہیں کہ وہ نیشنل فنانس کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لئے اسلام آباد جا رہے ہیں لہذا اجلاس میں شریک نہیں ہوسکیں گے اسلئے انکے حق میں مذکورہ دو ایام کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔ (رخصت منظور کی گئی)

بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء ۔ (مسودہ قانون نمبر ۔ ۲)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

وزیر متعلقہ بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسودہ قانون نمبر ۲) کے بارے میں اپنی تحریک پیش کریں ۔

وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسودہ قانون نمبر ۲) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۸۷ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ اور قاعدہ نمبر ۸۵ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ ۔بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی کا) مسودہ قانون ۱۹۸۷ء مسودہ قانون نمبر ۲ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ اور قاعدہ نمبر ۸۵ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلی تحریک ۔

وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) کا مسوّدہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء مسوّدہ قانون نمبر ۲ کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

تحریک یہ ہے کہ :- بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسوّدہ قانون نمبر ۲) فی الفور زیر غور لایا جائے ۔(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اب وزیر متعلقہ اس بل کی کچھ وضاحت فرمائیں گے ۔

سردار احمد شاہ کھیتران، وزیر بلدیات

جناب والا! سب سے پہلے میں اس ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے سات مرلہ سکیم کا بل پاس کر دیا ہے اور یہ ایوان مبارک باد کے قابل ہے اس کے لئے میں جام میر غلام قادر خان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جن کی ذاتی کوششوں کی وجہ سے سات مرلہ سکیم کا بل پیش ہو کر پاس ہوا ہے انہوں نے اس کام میں ذاتی دلچسپی لی ہے اس اسمبلی سیشن کے دوران جام صاحب اسلام آباد تشریف لے گئے تھے وہاں سے انہوں نے ٹیلیفون پر حکم صادر فرمایا کہ سات مرلہ کی کچی آبادی کا بل فوراً اسمبلی میں بنا کر پیش کیا جائے چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دونوں بلوں کا مسودہ تیار کر کے ایوان میں پیش کیا ہے۔ اس اقدام سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ عوام کے فلاح و بہبود میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں اور اس کام کے لئے ایک لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے ان کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ سات مرلہ سکیم کا بل پاس ہو چکا ہے اور آج کچی آبادیوں کا بل آج زیر غور ہے اور اس سے غریبوں کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ وہ یقیناً ان کی غریب پروری اور انسانی ہمدردی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ جام صاحب صوبہ میں ترقیاتی کاموں کے لئے بہت کوشاں ہے۔ وزیراعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام کا بھی ایک اہم نکتہ غریب عوام کو رہائشی سہولتیں بہم پہنچانا ہے۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ:-

معزز وزیر صاحب کاغذ سے دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

سردار صاحب آپ اسمبلی میں پڑھ نہیں سکتے ہیں ۔

وزیر بلدیات

اگر آپ فرماتے ہیں تو میں پوائینٹس بھی نہیں دیکھتا جناب والا ! پہلے اس ایوان سے سات مرلہ سکیم کا بل پاس ہو چکا ہے اب کچی آبادیوں کا بل ہمارے زیر غور ہے کچی آبادیاں کل بلوچستان میں ۶۵ ہیں جنہوں نے زمینوں پر قبضہ کر کے کچے مکان بنائے ہوئے ہیں ۔ اب اس بل کے تحت ہم ان آبادیوں کو ریگولرائز کرنے کی کوشش کریں گے ۔ ان کچی آبادیوں میں ہم پانی کی سہولیات مہیا کریں گے نالیاں اور سڑکیں بنائی جائیں گی اور یہ تمام سہولیات مہیا کرنے پر ایک کروڑ روپے خرچ آئیگا ۔ سب سے پہلے ہم جام صاحب کے دست مبارک سے کلی دیبہ سے شروع کرائیں گے اس کے بعد کلی اسماعیل ، کلی عالمو ، کاکڑ کالونی ، ھُدہ پشتون آباد اور مری آباد کے علاقوں کی کچی آبادیوں میں ہم صفائی وغیرہ کا کام کریں گے اور ان کو ریگولرائز کریں گے یہ کام ۱۹۹۰ء تک ہو جائے گا ۔ اور اسکیم سے ۹۰ء تک تقریباً پچاس لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا ۔ جو کہ پورے بلوچستان کے دس فی صد افراد ہوں گے وزیر اعظم صاحب کی ہدایت کے مطابق یہاں یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے اس سے کچی آبادیوں کو فائدہ ہوگا ان کے لئے اچھا پروگرام ہے ۔ کیونکہ غریب کچی آبادیوں والے ابتک یہ نہیں سمجھ سکتے تھے ہم جس مکان میں رہ رہے ہیں ان کو کوئی کب گرا دے گا ۔ کچی آبادی کو مالکانہ حقوق مل جانے کے بعد وہ اپنے گھر کو اپنی ملکیت تصور کریں گے ہم اپنے اس ٹارگٹ کو ۱۹۹۰ء تک مکمل کریں گے اور پانچ لاکھ افراد کو مالکانہ حقوق دیں گے ۔ اس سے کافی عوام کو فائدہ پہنچے گا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اور کون صاحب بولیں گے ۔ ؟

میاں سیف اللہ خان پراچہ

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔

جناب والا ! اسی اجلاس کے دوران صوبے میں ڈیولپمنٹ کے بارے میں تقریریں ہوئی ہیں سب معزز ممبران نے تقریریں کی ہیں اور پرائم منسٹر کے پانچ نکاتی پروگرام کے متعلق ذکر آیا پہلے سات مرلہ اسکیم کا بل یہ ایوان پاس کر چکا ہے اور آج جو بل پاس ہو رہا ہے وہ کچی آبادیوں کے متعلق ہے ترقی کے ساتھ ساتھ جہاں ہم ہر جگہ اسکول کھول رہے ہیں بجلی پہنچا رہے ہیں اور عوام کو بنیادی سہولیات مہیا کر رہے ہیں ان ساری کارروائیوں کا یہ اثر ہو رہا ہے کہ لوگوں کی زیادہ خواہش ترقی کی طرف ہو رہی ہے اور یہ سب کچھ مقناطیس کی طرح لوگوں کو شہروں کی طرف لا رہا ہے ۔

جناب والا ! چنانچہ وزیر اعظم محمد خان جونیجو صاحب نے اپنے پانچ نکاتی پروگرام میں یہ محسوس کرتے ہوئے جو آبادی دیہاتوں سے شہر کی طرف آرہی ہے ان کا سدباب کرنا چاہیئے میں نے پہلے بھی اس ایوان میں ذکر کیا تھا خواہ اس منتقلی کے عمل کے لیے حکومت کوئی منصوبہ بنائے یا نہ بنائے ۔ یہ دیہاتی لوگ شہر کی طرف آتے رہیں گے اگر حکومت ان کے لئے کوئی ٹھیک طریقے سے کام نہیں کرے گی ۔ تو یہ لوگ خود بخود اپنی کچی آبادیاں بنا کر اور شہروں میں آکر شہری زندگی کو اپنا ئیں گے ۔ چنانچہ ہم نے دیکھا ہے کہ کوئٹہ شہر پر بے حد دباؤ بڑھ رہا ہے اور جناب اسپیکر میں نے اپنی پچھلی تقریر میں بھی ذکر کیا تھا کہ تمام بلوچستان کی آبادی کا دس فی صد حصہ کوئٹہ میں منتقل ہو چکا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے لہٰذا آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے ۔

.... تاہم اس سلسلے میں جو ہمارے دوسرے بڑے شہر ہیں سبی، تربت لورالائی، ژوب وغیرہ ہیں ان میں بھی یہ منتقلی کا سلسلہ چل رہا ہے۔ حال ہی میں جب وزیراعظم صاحب سبی میں تشریف لائے تھے۔ تو ہمارے چمن کے ایک ممبر نے وزیراعظم صاحب کی خدمت ایک مسئلہ پیش کیا تھا یہ بھی ایک کچی آبادی کے سلسلے میں تھا کہ لوگوں نے چمن کے علاقے میں ڈیفنس لائن پر اپنے گھر بنالئے ہیں آپ ان کے لئے کچھ کریں۔ وہاں پر بھی وزیراعظم صاحب نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ لوگ جنہوں نے ڈیفنس لائن کے اوپر گھر بنائے ہیں اگر وہ کچی آبادی کی تعریف میں آتے ہیں اور ایک عرصے سے پہلے وہ اس مقام پر رہائش پذیر ہیں تو ان کو کچی آبادی میں تصور کیا جائے گا اور اگر وہ اس کچی آبادی کی تعریف میں نہیں آتے ہیں تو بعد میں دیکھا جائے گا اور اس سلسلے میں انہوں نے وہاں پر کچھ احکامات بھی جاری کئے تھے اس کا ذکر اس لیے ضروری ہے کہ اس ایوان میں کداس سے ہمیں ایک گائیڈ نگ پرنسپل مل گیا ہے اب یہ آبادیاں کوئٹہ شہر کے اندر کوئٹہ شہر کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں سیٹلائٹ ٹاؤن کے اردگرد، مری آباد سریاب سڑک کی طرف اور کلی شیخان اور کلی عالمو میں کچی آبادیاں ہیں اور چھاؤنی سے آگے کچھ آبادیاں ہیں اور یہ سلسلہ چل رہا ہے تو موجودہ حکومت نے جام صاحب کی زیر قیادت یہ محسوس کیا کہ کچی آبادیوں کا سروے کیا جائے اور پہلے مخصوص علاقوں کو چنا جائے گا تاکہ پہلے پتہ ہو کہ کتنے لوگ ہیں اور کتنے علاقوں کے لیے ہم نے کارروائی کرنی ہے چنانچہ یہ کام براہ راست لوکل گورنمنٹ اور سوئیڈ کارپوریشن نے نیس پاک کو دیا ہے ان کے درمیان معاہدہ ہوا ہے اور ان کو کئی کچی آبادیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے اور جب ان کی رپورٹ آئیگی تو پھر حکومت فیصلہ کرے گی کہ ان کچی آبادیوں کے لئے کیا کرنا ضروری ہے اور اس سلسلے

میں پہلے بنیادی طور پر سوچا جا چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے ایک علاقے کو لے لیا جائے گا اگر وہ حکومت کی زمین پر رہ رہے ہیں تو وہ زمین حکومت سے مل جائے گی اور اگر حکومت کی زمین موجود نہیں ہے اور پرائیویٹ زمین ہے تو ۱۸۹۴ء کے ایکٹ کے تحت اسے خریدا جائے گا اور ان کو معاوضہ دیا جائے گا پھر ایک نظام کے تحت سڑکیں نالیاں بجلی پانی ڈرینج اور علاقے کے لئے اسکول قائم کیا جائے گا۔ اگر تھوڑی آبادی ہے تو اسکے لئے بیسک ہیلتھ یونٹ قائم کیا جائے گا۔ اور اگر آبادی زیادہ ہے تو ہسپتال قائم کیا جائے گا ان تمام چیزوں کی سہولیات ان علاقوں میں مہیا کی جائے گی۔ اور بعد میں ان کچی آبادیوں کو مستقل کیا جائے گا یہ قانون جو ایوان کے سامنے آیا ہے میں اپنے ساتھیوں سے اپیل کرتا ہوں چونکہ یہ بہت اچھا قانون ہے لہذا اس کو پاس کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

کوئی اور صاحب بولنا چاہیں گے۔

وزیر اعلیٰ۔

قابل احترام جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب والا! کچی آبادیوں کا تصور موجودہ حکومت کے ذہن میں آیا ہے ہم نے اسکے پیش نظر دیکھا ہے کہ یہاں کچی آبادیوں نے کیسے فروغ پایا۔ اسکی کچھ وجوہات ہیں لوگوں کا ہمیشہ یہ پرانا وطیرہ رہا ہے کہ قانون کا احترام کم ہی کیا جاتا ہے جس کی جہاں مرضی آئی ہے اسنے وہیں اپنی جھگی ڈال دی جب ایک جھگی پڑتی ہے تو زیادہ تر یہ انتظامیہ کا کام ہے اسکو روکے۔ چنانچہ آپکو علم ہے اگر ایک جھگی کو روکا تو انہیں امن و امان کے مسئلہ سے

دوچار ہونا پڑا ۔ لہذا یہ طریقہ اختیار نہیں کیا گیا ۔ اس کی کوشش نہیں کی گئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ رجحان بڑھتا گیا ۔ جناب والا ! آپ دیکھیں گے کہ کوئٹہ جیسے پہلے خوبصورت تھا آج ویسے نہیں یہاں کی سڑکیں صاف ستھری تھیں ۔ سینیٹیشن کا نظام درست تھا لیکن اب تمام تر نظام بگڑ گیا ہے اسکی بگڑنے کی وجوہات ہیں لہذا حکومت نے محسوس کیا آئندہ کے لئے ایک ایسا طریقہ کار اپنایا جائے کہ کچی آبادیاں جن کے بارے میں پہلے لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے انہیں ریگولرائز کیا جائے گا ۔ اگرچہ گذشتہ حکومت نے اس کو محسوس نہیں کیا لیکن ہمیں احساس ہے کہ یہ لوگ بھی انسان ہیں انکے بھی بنیادی حقوق ہیں انکو سڑکیں بناکر دینا جہاں بجلی نہیں وہاں بجلی پہنچانا اسلئے کہ یہ بنیادی ضروریات ہر آبادی میں ہونا چاہیئے اور آئندہ کے لیئے آبادیوں کی پلاننگ کے تحت بنانا ہمارا مقصد ہے جناب والا ! تاوقتیکہ ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

یہ کیا حساب ہے باہر کے لوگ ہال میں آرہے ہیں جبکہ اسمبلی سیکریٹریٹ کا عملہ بھی دروازوں پر کھڑا ہے غیر متعلقہ شخص فوراً ہال سے باہر چلے جائیں ۔ آئندہ ایسا نہ ہو ۔ واضح رہے کہ باہر کے اشخاص کے پاس کارڈ اسلئے نہیں کہ وہ ہال کے اندر آئیں ۔

وزیراعلیٰ ۔

جناب والا ! یہ بڑی اچھی چیز ہے اگر ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نوٹ نہ کیا جائے تو اس کا نتیجہ مہلک بھی ہوسکتا ہے میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے اس طرف توجہ دلائی جناب اسپیکر ۔ میں عرض کررہا تھا پہلے کچی آبادیوں پر توجہ نہیں دی جاتی تھی اور آج تک ایسا قانون نہیں تھا یعنی جس کی مرضی آئے زمین پر قبضہ کرلیا جائے کس کی

ملکیت پہ قبضہ کیسے جائز ہے ۔ جناب والا ! سرکاری زمینوں پر جن لوگوں نے قبضہ
کیا ہوا ہے یہ غیر آئینی ہے لہذا ہم چاہتے ہیں اسکو ایک باقاعدہ قانون کے ذریعے
ریگولرائز کیا جائے ۔ یہ بات بھی قانونی نہیں کہ دو آدمی کسی جگہ جھگی ڈالیں اور کہہ دیں کہ یہ بھی
کچی آبادی ہے بہر حال کچی آبادی کا بھی کچھ تناسب رکھا گیا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ آئندہ
جسقدر ہو سکے جیسا پراچہ صاحب نے کہا ہے کہ ایک ایریل یعنی فضائی سروے کیا جا رہا ہے
تاکہ ان کو ریگولرائز کیا جائے اس سے صحیح مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا جبتک ہم وہاں
بنیادی آسائش مثلاً سڑک بجلی ، پانی گیس سینیٹیشن کا نظام مہیا نہ کریں اسکے لئے
کوشش کی جا رہی ہے تاکہ ان سب چیزوں کا انتظام کیا جائے ۔ جناب والا ہم مذکورہ
آبادیوں کے مکینوں کے تعاون کے بغیر یہ سب کچھ نہیں کر سکیں گے لہذا میں ان
سے پرزور اپیل کرونگا اور گزارش کرونگا کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ صحیح ماحول میں صحیح زندگی
گزاریں تو انکی بھلائی کے لیے یہ جو قانون پیش کیا جا رہا ہے اسکے لیے وہ حکومت کے
ساتھ پورا تعاون کریں ۔ تاکہ حکومت انکے علاقوں میں سڑکیں کشادہ کر سکے لازمی ہے
جب سڑک کشادہ ہوگی تو لوگوں کے مکانات اور گلیاں تو ضرور متاثر ہونگی ۔
ظاہر ہے کہ وہاں اسکول ہسپتال تربیتی ادارے بنانا ضروری ہوگا ۔ لہذا ان کچی
آبادیوں کو باضابطہ بنانے کیلئے ہمیں وہاں مقیم اپنے بھائیوں کا تعاون درکار ہوگا
کیونکہ اسکے بغیر یہ ناممکن ہے ۔

جناب والا ! میں انچارج وزیر یعنی وزیر بلدیات سے کہونگا ہم تمام کچی آبادیوں
کو ریگولرائز کرتے ہیں لہذا وہ مہربانی کر کے اب کچی آبادیوں کو مزید بڑھنے
سے روکیں اور اس پر توجہ رکھیں ۔ کیونکہ اگر کوئی آدمی بنیاد کی اینٹ غلط رکھتا ہے
تو چاہے اس دیوار کو جتنا بھی اونچا لے جائے خواہ دس منزل عمارت بھی بنالے یہ بہر حال

ٹیڑھی ہوگی میرا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ جس کی مرضی آئے وہ
بغیر کسی منصوبہ اور منظوری کے آبادی بناتا چلا جائے۔ لہذا میں امید کرتا ہے
اور انتظامیہ سے جس میں ڈی سی اور پولیس شامل ہے ساتھ ہی کیو ڈی اے
اور میونسپل کارپوریشن محکمہ بلدیات سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس پہ غور کریں انکو ضرور
سوچنا چاہیئے اس کیلئے انہیں ہر روز سروے کرنا چاہیئے۔ ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ آیا سڑکیں صاف ہیں یا نہیں نالیاں صاف
ستھری ہیں یا نہیں اسطرح کچی آبادیوں کا بوجھ ہم پر آئیگا اور یہ مسئلہ بڑھتا رہے گا۔ ایسا نہیں کہ کوئی
کسی کی ملکیت کو اپنے باپ دادا کی جائیداد سمجھ کر قبضہ کر لے۔ اور اگر حکومت دست
اندازی کرتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ ظلم ہے لوگ بے گھر ہو گئے ہیں میں سمجھتا ہوں ایسی
جھگیاں اور آبادیاں حکومت کے لئے ایک بوجھ بن سکتی ہیں اور اس سے لاء اینڈ آرڈر
کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے حکومت کو اگر کچھ اختیارات استعمال کرنا پڑتے ہیں یہ تو چیزیں
ہوتی ہیں جنکے اثرات بہت بُرے نکلتے ہیں ان اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں چاہتا
ہوں کہ جو پہلی اینٹ بھی ہم رکھیں وہ صحیح ہو ٹیڑھی نہ ہو مجھے امید ہے کہ کوئٹہ میں آئندہ ایسا
نہیں ہوگا۔ کوئی مستحق آدمی زمین چاہتا ہے لیکن مستحق آدمی کو زمین نہیں ملتی ہے
ظاہر ہے ہر چیز حاصل کرنے کے لئے اثر و رسوخ چاہیئے۔ اثر و رسوخ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ جناب والا! اس
قسم کے معاملات غریب آدمی کیلئے بڑی مشکل ہوتی ہے لہذا میں انتظامیہ سے پھر کہونگا
کہ ایک آسان اور سہل طریقہ اختیار کیجیئے تاکہ اس کے لئے ایک غریب آدمی
کو بھاگ دوڑ نہ کرنا پڑے جو صحیح اور مستحق فرد ہے اسکو الاٹمنٹ دیجائے
اور کچی آبادیوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کا تدارک کیا جائے۔ تاکہ ہم اپنے لوگوں کو
صحیح طور پر بنیادی ضروریات مہیا کر سکیں

جناب اسپیکر! کچی آبادیوں کو باضابطہ بنانا ہمارے پرائم منسٹر صاحب کے پانچ نکاتی

پروگرام کا ایک حصہ ہے جناب والا! آپ دیکھیں پہلے وعدے ہوئے قرارداد
پاس ہوئی/ باتیں ہوئیں لمبے چوڑے دعوے کئے گئے/ لیکن اس پر عمل کیا ہوا جناب
والا اسکے برعکس ہم نے عمل کرکے دکھایا ہے پرائم منسٹر صاحب حال ہی میں جب سبی
تشریف لائے تھے اسکے لیے/ میں وزیر بلدیات کو دلی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں
کہ انہوں نے رات دن محنت کی اور سات مرلہ اسکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر اسکا
کا افتتاح وزیراعظم صاحب کے ہاتھوں کروایا۔ آپ بھی وہاں تشریف لائے تھے آپ نے بھی دیکھا ہوگا
کہ وہاں اس سلسلے میں کیا کام ہوا ہے۔ ہم نے کام کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ اور ہم انشاءاللہ
کام کرکے دکھائیں گے جناب اسپیکر ہمارے اس کام کو دیکھتے ہوئے ہماری محترمہ مسز
فضیلہ عالیانی صاحبہ نے اسٹیٹمنٹ دی ہے کہ موجودہ حکومت کی کارکردگی دیکھ کر وہ
مسلم لیگ میں شامل ہوگئی/ ہے اس طرح ہماری پارلیمانی پارٹی میں ایک اور ممبر کا اضافہ
ہوگیا ہے میں اسکے لئے مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ کو دلی مبارکباد پیش کرنا چاہتا
ہوں کہ انہوں نے ہماری خدمات کو دیکھتے ہوئے مسلم لیگ میں شمولیت کی مجھے امید ہے
کہ اسمیں مزید اضافہ بھی ہوگا۔

جناب والا! چنانچہ ان الفاظ کے ساتھ میں ایوان سے گزارش کرونگا کہ کچی
آبادیوں کو باضابطہ بنانے کے لئے جو مطالبات ہیں انہیں پورا کرنے کے لئے اس
مسودہ قانون کو منظور کیا جائے/ تاکہ ہم عملی طور پر کام کرکے اپنے کچی آبادیوں
کے مکینوں کو ایک اچھا پیغام دے سکیں۔ شکریہ

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اور کوئی صاحب بولنا چاہیئے ہیں؟۔

سردار نثار علی ۔

جناب والا! اگر کسی علاقے میں اس کی اپنی آبادی حکومت اپنے ذمہ لے لے۔ کیونکہ وہاں کے اپنے مسائل ہیں کیا اس علاقے کے کچی آبادی کو بھی اپنے منصوبے میں وہی مراعات دیں گے یا نہیں ؟ ۔

وزیر اعلیٰ

جناب والا! کچھ یا تھوڑی آبادی کی بات نہیں ہے جہاں تک وہاں کی آبادی کا تعلق ہے ہر حکومت کا اخلاقی فرض ہے کہ وہاں کے ہر شہری کو سہولیات دے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

جام صاحب یہ مناسب ہوگا۔ آپ مجھے مخاطب ہو کر بات کریں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سردار نثار علی صاحب جام صاحب کی بات سے آپکی تسلی ہو گئی ہے ۔

سردار نثار علی ۔ جی ہاں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اب اس مسودۂ قانون کو کلاز وار لیا جائیگا۔ چنانچہ وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں ۔

وزیر بلدیات۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ:۔ کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلی تحریک ۔

وزیر بلدیات۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ:کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے (تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

اگلی تحریک۔

وزیر بلدیات۔
جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔
تحریک یہ ہے کہ کلاز ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگلی تحریک۔

وزیر بلدیات۔
جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔
تحریک یہ ہے کہ کلاز ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔
اگلی تحریک

وزیر بلدیات۔
جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔
تحریک یہ ہے کہ کلاز ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

وزیر بلدیات

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔ کلاز ۷ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے۔ کلاز ۷ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلی تحریک۔

وزیر بلدیات۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ۔ کلاز ۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلی تحریک۔

وزیر بلدیات۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلی تحریک۔

وزیر بلدیات۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۱۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز ۱۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلی تحریک۔

وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۱۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز ۱۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ (تحریک منظور کی گئی)

اگلی تحریک ۔

وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۱۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز ۱۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اگلی تحریک ۔

وزیر بلدیات

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۱۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز ۱۳ کو قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اگلی تحریک ۔

وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۱۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز ۱۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اگلی تحریک ۔

وزیر بلدیات

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلی تحریک ۔

وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تحریک یہ ہے کہ مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ قرار دیا جائے ۔ (تحریک منظور کی گئی)۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر بلدیات ۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء مسودہ قانون نمبر ۲) کو منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ ۔ بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسودہ قانون نمبر ۲) کو منظور کیا جائے ۔ (تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

بلوچستان کچی آبادیوں کی (باضابطگی اور ترقی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء منظور ہوگیا

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب ! اور وزراء صاحبان اور تمام معزز اراکین اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کا پورا تعاون مجھے اسمبلی چلانے میں حاصل رہا ہے اسمبلی کی کارروائی کے دوران رپورٹنگ کے سلسلے میں پریس والوں کا بھی مشکور ہوں ۔ ساتھ ہی میں اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے تمام افسران اور اہلکاروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہیں نے دوران اجلاس دن رات محنت اور لگن سے کام کیا ہے ۔ شکریہ ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر ! اس سے قبل کہ سیکرٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں ۔ میں آپکی اجازت سے کچھ عرض کرنا چاہوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

فرمائیے ۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جام میر غلام قادر خان صاحب میں آپکا بیحد مشکور ہوں آپنے مجھے آخر میں بولنے کا موقع دیا ہے میں سمجھتا ہوں ہمارے اندر اب بھی ایسے نوجوان موجود ہیں جو نہایت قابل ہیں آپ نے اس ہاؤس کو جس طرح چلایا ہے وہ قابل فخر اور قابل مبارکباد ہے۔(تالیاں)

اس معزز ایوان میں اراکین اسمبلی نے بہت اچھی اور عمدہ تقریریں کی ہیں اور تمام ممبر صاحبان نے اچھی ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے انہوں نے اپنے خیالات کا جس انداز سے اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں۔ انہوں نے اس ایوان میں ایک بہت اچھی روایت ڈالی ہے مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی جو ممبر صاحبان آئیں گے اور اس کارروائی کو دیکھیں گے تو آپکی ضرور داد دیں گے اور موجودہ ممبران کی تقلید کریں گے۔ کل کے اجلاس میں ڈیویلپمنٹ پر تقاریر ہوئی ہیں ہمارے معزز ممبر صاحبان نے عوام کی خدمت کی ہے اور جس کی نشاندہی کی ہے اس معزز ایوان کے ایک ایک فرد پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے انہوں نے اپنی ذمہ داری کو بڑے اچھے انداز اور بڑے احسن طریقے سے پورا کیا ہے اس کے لئے میں اپنی طرف سے ان معزز ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور توقع کرتا ہوں آپ گھر گھر جائیں گے اس وقت ملک میں استحکام کی ضرورت ہے ملک کو بقاء دینے کی ضرورت ہے ملک کو آبیاری کی ضرورت ہے اس ملک کو آپ جیسی نوجوان قیادت کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ان ایم پی اے صاحبان کا بہت بڑا فرض عائد ہوتا ہے کہ یہ

ملک جس ڈگر پر چل رہا ہے اور جس طرف اسے لے جا نا چاہتے ہیں ۔ ان کے لئے میں سوائے افسوس کے کوئی الفاظ نہیں استعمال کر سکتا صرف دعا کر سکتا ہوں میں کہتا ہوں جو کوئی بات کرے اس پر عمل بھی ہو میں پورے وثوق سے ہونا چاہیئے ہمارے ان اسمبلی کے ممبران کو ڈرنے کی اور کسی جھجک کی ضرورت نہیں ہے یہ ملک کی فلاح کی بات ہے میں جانتا ہوں میرے ان ممبران کو اللہ تعالیٰ نے حوصلہ دیا ہے ان کو طائیرانہ نگاہیں بخشی ہیں مجھے امید ہے اب وہ اپنے علاقے میں جائیں گے جو بات انہوں نے اس ایوان میں کی ہے وہ اپنے علاقے میں جا کر جلسے کریں گے لوگ شہروں میں جلوس نکالتے ہیں جلسے کرتے ہیں اگر آپ جلسہ کریں گے تو یہ تمام پر سبقت لے جائے گا وہ تو اپنے علاقے میں کچھ نہیں دیتے ہیں آپ تو اپنے علاقے میں بہت کچھ دے رہے ہیں آپ جا کر اپنے عوام کو بتائیں آپ اپنے عوام کو بتائیں

کہ میں نے آپ کو اتنے ٹیوب ویل دیئے ہیں اتنی آبادی کی سکیمیں دی ہیں میں نے وہ تو آپ کے لئے سڑک بنائی ہے میں نے آپ کے لئے بجلی کی توسیع کی ہے آپ کے گاؤں اور گلی میں بجلی دی ہے اتنے جنریٹر فراہم کئے ہیں ۔ ڈیزل انجن فراہم کئے ہیں تاکہ غریب لوگ سوچ سکیں جو اپنے کام کئے ہیں اپنے عوام کو بتائیں ۔ اس خدمت پر آپ کو فخر ہونا چاہیئے جو آپ نے عوام کے لئے کی ہے اور اگر کہیں کمی ہے تو آپ اس کمی کو بھی پورا کریں دوسرے لوگ جلوس نکالتے ہیں آپ جلسہ کریں گے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا یہ لوگ آپ کے اچھے کاموں کو خوش آمدید کہیں گے چشم براہ ہونگے لوگوں کو علم نہیں ہے میں تو کہتا ہوں

ہماری ان اسکیمات کی پبلسٹی ہونی چاہیئے پبلسٹی نہیں ہے جناب اس حکومت نے اس تھوڑے سے وقت میں جتنے ترقیاتی کام کئے ہیں کاش ان کے متعلق ٹی وی میں آتا۔ کاش ان کاموں کو اخبارات کے صفحہ اول میں جگہ دی جاتی ۔ کاش ریڈیو والے ان ترقیاتی کاموں کو اپنے پروگراموں میں پیش کرتے۔ اس سے بلوچستان کے لوگوں کو اور باہر کے لوگوں کو پتہ چل سکتا تھا بلوچستان کی حکومت جس کو نااہل کہا جاتا ہے جس کو غیر جمہوری کہا جاتا ہے اس غیر جمہوری حکومت نے کیا کچھ نہیں کیا ہے جناب صرف افسوس کی بات یہ ہے کہ پبلسٹی نہیں ہوتی ۔

جناب والا یہ نہیں ہے کہ میں بلوچستان پریس کی شکایت کر رہا ہوں میں تو بلوچستان پریس کا بھی خاص طور پر مشکور ہوں انہوں نے مجھے جتنا عزت دی ہے میرا خیال کیا ہے انہوں نے جتنا مجھے پبلسٹی دی ہے میرے پاس ان کے لئے الفاظ نہیں کہ ان کا شکریہ ادا کروں لیکن کوئٹہ سے باہر ہمارے پاکستانی لوگوں کو پتہ نہیں ہے پنجاب کو علم نہیں ہے کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے سندھ کو علم نہیں ہے کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے اسی طرح سرحد کو علم نہیں کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے صرف یہ پروپیگنڈا ضرور ہے کہ بلوچستان میں کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ جیسے میں نے کل بھی کہا ہے کہ بلوچستان کی اس تیز رفتار ترقی کو اور ہماری خدمت کو وہ نہیں مانتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ بھائی بلوچستان کو پیسہ مت دو۔ اور اگر بلوچستان کو پیسہ دیا تو یہ ہوا میں اڑ جائے گا وہ اسلئے کہتے ہیں کہ بلوچستان میں ترقی کا عمل رک جائے وہ ترقی کا عمل روکنا چاہتے ہیں مگر اس ایوان کے ایک ایک معزز ممبر نے یہ شہادت دے دی ہے کہ بلوچستان میں ترقیاتی کام ہوئے ہیں اور اگر کوئی دیکھنا چاہے تو صوبے میں جا کر دیکھ سکتا ہے اتنے زیادہ کام ہوئے ہیں جو پہلے کبھی نہیں ہوئے ہیں میں تو کہتا ہوں اس حکومت کو شاباش

دینی چاہیئے لیکن بجائے تحسین و آفرین کے مخالفت میں پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ پروپیگنڈا سے ڈرنے والے نہیں ہیں ہم کام کرنے والے لوگ ہیں اور ہم انشاءاللہ کام کر دکھائیں گے آگے لیکن اور زیادہ کام کرنا چاہیئے اور ان پر ہمارے نام مخالفوں سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ اگر ڈرنا ہے تو اللہ سے ڈرو خوف کرنا ہے تو اللہ سے کرو۔ بندے سے کیا ڈرنا ہے آپ نے جو اسمبلی میں اچھی روایات قائم کی ہیں وہ یاد رکھی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں جناب اسپیکر اس وقت موجود نہیں ہیں وہ آج اسمبلی کے ممبران کو ایک ڈنر دے رہے ہیں شاید مصروف ہیں میں ان کا بھی مشکور ہوں آپ لوگوں نے نہایت اچھے اور احسن طریقے سے ایوان کی کارروائی چلائی ہے اور ساتھ میں باچا صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس ایوان کی صدارت بڑے اچھے انداز میں کی ہے میں آپ سب کا اسمبلی کے ایک ایک رکن کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنے آپ کو ہمیشہ پہلے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ذمہ دار سمجھتا ہوں۔ پھر میں ایوان کے ہر فرد کے سامنے ذمہ دار ہوں جس طرح سے آپ نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے جس طرح آپ بھائیوں نے میرے اوپر اعتماد کیا ہے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں آپ کے اس اعتماد کو کسی قیمت پر ٹھیس نہیں لگنے دونگا آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

والسلام و دعاء (تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اب سیکریٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں ۔

Mr. Akhtar Husain Khan.
Secretary Assembly.

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Rtd) Muhammad Musa, H.J., Governor of Baluchistan, hereby Prorogue the Provincial Assembly of Baluchistan with immediate effect.

Sd/ GENERAL (RTD) MUHAMMAD MUSA
H. J.
Governor Baluchistan.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔ انشاءاللہ ہماری آئندہ ملاقات نئے اسمبلی بلڈنگ میں ہوگی ۔ شکریہ ۔

(صبح گیارہ بجے اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی ہوگیا)

(گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بلوچستان کوئٹہ نمبر ۹۶۸-۳-۸۸ تعداد بمب)